احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 18 فروری 2004ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 18 فروری 2004ء 26 ذوالحج 1424 ہجری - 18 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 38

قادر خدا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن کافر کو چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا وہ خدا جو اس دنیا میں پاؤں پر چلاتا ہے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن چہرے کے بل چلائے۔

(صحیح مسلم کتاب صفۃ القیامہ باب یحشر الکافر حدیث نمبر 5020)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مارچ 1886ء میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہوشیار پور میں قیام فرما تھے۔ ان دنوں آپ کا ایک علمی مذاکرہ آریہ سماج ہوشیار پور کے مدارالمہام لالہ مرلیدھر صاحب ڈرائنگ ماسٹر سے معجزہ "شق القمر" کے موضوع پر ہوا جس میں سینکڑوں کا مجمع تھا آپ نے اس پر جلال انداز میں حقائق پیش فرمائے کہ لالہ صاحب مبہوت ہو کر مجلس سے راہ فرار اختیار کر گئے۔

لالہ صاحب کا مایہ ناز اعتراض یہ تھا کہ یہ معجزہ انگریزی فلسفہ کی رو سے قانون قدرت کے بر خلاف ہے۔ حضرت اقدس نے اس کا مفصل جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"خواص اشیاء ختم نہیں ہوسکتی .... اگر ایک دانہ خشخاش کے خواص تحقیق کرنے کے لئے تمام فلاسفر اولین و آخرین قیامت تک اپنی دماغی قوتیں خرچ کریں تو کوئی عقلمند ہرگز باور نہیں کرسکتا کہ وہ ان خواص پر احاطہ تام کرلیں"

(سرمہ چشم آریہ. روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 93)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس سلسلہ میں عجائبات عالم کا نہایت شرح وبسط سے اور نہایت دلچسپ انداز میں تذکرہ فرمایا مثلاً فرمایا:

ڈاکٹر برنی آر نے اپنے سفرنامہ کشمیر میں پیر پنجال کی چڑھائی کی تقریب بیان پر بطور ایک عجیب حکایت کے لکھا ہے جو ترجمہ کتاب مذکور کے صفحہ 80 میں درج ہے کہ ایک جگہ پتھروں کے ہلانے جلانے سے ہم کو ایک بڑا سیاہ بچھو نظر پڑا جس کو ایک نوجوان مغل نے جو میری جان پہچان والوں میں تھا اٹھا کر اپنی مٹھی میں دبا لیا اور پھر میرے نوکر کے اور میرے ہاتھ میں دے دیا مگر اس نے ہم میں سے کسی کو بھی نہ کاٹا۔ اس نوجوان سوار نے اس کا باعث یہ بیان کیا کہ میں نے اس پر قرآن کی ایک آیت پڑھ کر پھونک دی ہے اور اسی عمل سے اکثر بچھوؤں کو پکڑ لیتا ہوں۔ اور صاحب کتاب فتوحات وفصوص جو ایک بڑا بھارا نامی فاضل اور علوم فلسفہ وتصوف میں بڑا ماہر ہے وہ اپنی کتاب فتوحات میں لکھتا ہے کہ ہمارے مکان پر ایک فلسفی اور کسی دوسرے کی خاصیت احراق آگ میں کچھ بحث ہو کر اس دوسرے شخص نے یہ عجیب بات دکھلائی کہ فلسفی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کوئلوں کی آگ میں جو ہمارے سامنے مجمر میں پڑی ہوئی تھی ڈال دیا اور کچھ عرصہ اپنا اور فلسفی کا ہاتھ آگ پر رہنے دیا۔ مگر آگ نے ان دونوں ہاتھوں میں سے کسی پر ایک ذرا بھی اثر نہ کیا۔ اور راقم اس رسالہ نے ایک درویش کو دیکھا کہ وہ سخت گرمی کے موسم میں یہ آیت قرآنی پڑھ کر و اذا بطشتم بطشتم جبارین زنبور کو پکڑ لیتا تھا اور اس کی نیش زنی سے بکلی محفوظ رہتا تھا۔ اور خود اس راقم کے تجربہ میں بعض تاثیرات عجیبہ آیت قرآنی کی آچکی ہیں جن سے عجائبات قدرت حضرت باری جل شانہ معلوم ہوتے ہیں۔ غرض یہ عجائب خانہ دنیا کا بے شمار عجائبات سے بھرا ہوا ہے۔ (سرمہ چشم آریہ. روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 99)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع 2002-2003

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

امسال ضلع سیالکوٹ پاکستان بھر کے اضلاع میں اول رہا۔

دوم:	لاہور	سوم:	لودھراں		
چہارم:	میرپور آزاد کشمیر	پنجم:	قصور		
ششم:	بہاولپور	ہفتم:	مٹھی		
ہشتم:	جہلم	نہم:	سانگھڑ		
دہم:	لاڑکانہ				

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن مورخہ 22 فروری 2004ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میڈیکل کالجز کے احمدی طلباء سے ضروری گزارش

میڈیکل کالجز میں زیر تعلیم احمدی طلباء سے گزارش ہے کہ ڈاکٹر بننے کے بعد ساری زندگی یا چند سال مجلس نصرت جہاں کے تحت خدمت انسانیت کرنے کا ابھی سے عزم کرلیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں اپنے اس نیک ارادہ کی اطلاع دے کر حضور انور کی راہنمائی اور دعاؤں کے وارث بنیں۔ وقف کے فارم درج ذیل پتہ پر حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، بیت الاظہار (بالائی منزل) احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

فون 04524-212967

مشعل راہ

قومی روح سے نوجوانوں کو سرشار کریں

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کو اپنے قریب مستقبل میں اور بعید میں بھی بعض باتیں اپنے پروگرام میں شامل کرنی چاہئیں۔ ممکن ہے ان کے سوا بعد میں بعض اور باتیں بھی شامل ہوتی جائیں۔ لیکن مستقبل قریب میں انہیں مندرجہ ذیل باتوں پر خاص توجہ کرنی چاہئے ان میں سے بعض تو ایسی ہیں کہ وہ ہمیشہ ہی ان کے کام کے ساتھ وابستہ رہنی چاہئیں اور بعض ایسی ہیں جو مختلف زمانوں میں مختلف شکلیں بدل سکتی ہیں۔

ان کے فرائض میں سے پہلا فرض یہ ہونا چاہئے کہ اپنے ممبروں میں قومی روح پیدا کریں۔ (۔) خدام الاحمدیہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ قومی اور ملی روح کا پیدا کرنا ان کے ابتدائی اصول میں سے ہے۔ (۔) اس سال جلسہ سالانہ پر میں نے جو تقریر کی تھی اس میں بتایا تھا کہ نبوت کی پہلی غرض ملی روح کا پیدا کرنا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت اور شریعت کا مرکزی نقطہ ملی روح پیدا کرنا ہی تھا۔ اس وقت لوگ گناہ سے واقف نہ تھے اور نہ ہی ثواب کی زیادہ راہیں ابھی تک کھلی تھیں۔ اس وقت حضرت آدمؑ کی نبوت کی غرض یہی تھی کہ تعاون کی روح جو ایک حد تک ابھر چکی تھی، اسے مکمل کریں اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملی روح کا سبق وہ سبق ہے جو ہمارے پہلے روحانی باپ نے دیا اور سب سے پہلا الہام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا وہ ملی روح کے لئے ہی تھا یعنی (۔) اے آدم تو اور تیرے ساتھی جنت میں رہو۔ یعنی اکٹھے مل کر تعاون کے ساتھ رہو اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا نہ کرو۔ زوج کے معنی بیوی کے بھی ہوتے ہیں مگر ساتھی کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ آدم اور اس کے مخلص ایک جگہ مل کر رہیں اور محبت سے رہیں۔

تعاون کا مفہوم جنت کے لفظ سے نکلتا ہے۔ جنت کی تشریح (۔) نے یہ کی ہے دلوں سے کینہ و بغض نکال دیا جائے گا اور جب یہ حکم ہو کہ جنت میں رہو تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اپنی زندگی میں جنت کی کیفیات پیدا کرو اور باہم تعاون کے ساتھ رہو۔ ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ سے بچو۔ جماعتی نظام کو نمایاں کرو اور شخصی وجود کو اس کے تابع رکھو۔ اور دراصل اس کے بغیر حقیقی تعاون کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ حقیقی تعاون کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ انسان شخصی آزادی کو قربانی کر دے۔ (۔)

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دوسرے کو دے دو اور اسی کا نام ملی روح ہے یعنی اپنی طاقتوں کو اور ذرائع کو مقید اور محدود کر دیا جائے اور اس ملی روح کے کمال کا نقطہ یہ ہے کہ انسان کے اندر یہ بات پیدا ہو جائے کہ جہاں میری ذات کا مفاد میری قوم کے مفاد سے ٹکرائے وہاں قومی مفاد کو مقدم کروں گا اور اپنی ذات کو نظر انداز کر دوں گا اور جب کسی جماعت میں یہ پیدا ہو جائے تو وہ کسی سے ہارتی نہیں۔ صحابہ کرامؓ کی حالت ہمارے سامنے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے صحابہؓ جو قربانیاں کرتے تھے وہ بھی دراصل اسلام کے لئے ہی تھیں کیونکہ وہ آپ کو اسلام کا مکمل نمونہ خیال کرتے تھے اور اس لئے آپ کے مقابلہ میں اپنی شخصیتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتے تھے۔ مذہبی جماعتوں میں تو یہ روح بہت بڑی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیوی قوموں میں بھی جب یہ بات پیدا ہو جائے تو وہ بہت ترقی کر جاتی ہیں۔ (۔)

پس خدام الاحمدیہ اس بات کو اپنے پروگرام میں خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ قومی اور ملی روح کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اصولی طور پر ہر ایک سے یہ اقرار لیا جائے اور اسے بار بار دہرایا جائے۔ محض اقرار کافی نہیں ہوتا بلکہ بار بار دہرانا اشد ضروری ہوتا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 98-101)

کلام محمود سے منتخب اشعار

عشق الٰہی

مئے عشق خدا میں سخت ہی مخمور رہتا ہوں
یہ ایسا نشہ ہے جس میں میں ہر دم چور رہتا ہوں
اے مرے مولیٰ، مرے مالک، مری جاں کی سپر
مبتلائے رنج و غم ہوں جلد لے میری خبر

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کروڑ جاں ہو تو کردوں فدا محمدؐ پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں
دیکھ لینا ایک دن خواہش مری بر آئے گی
میرا ہر ذرہ محمدؐ پر فدا ہو جائے گا

عشق قرآن

ہے قرآن میں جو سرور اور لذت
نہ ہے مثنوی میں نہ بانگ درا میں
بھلاؤں یاد سے کیونکر کلام پاک دلبر ہے
جدا مجھ سے تو اک دم کو بھی قرآں ہو نہیں سکتا

عشق مسیح موعود

فدا تجھ پر مسیحا! میری جاں ہے
کہ تو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے
مسیحا سے کوئی کہہ دو یہ جا کر
مریض عشق تیرا نیم جاں ہے

قوم کا درد

مدت سے پارہ ہائے جگر کھا رہا ہوں میں
رنج و محن کے قبضہ میں آیا ہوا ہوں میں
میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا ہوں میں
کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری ہی غرق ہوں
اے قوم! سن کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں
میں رو رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر
بلبل تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں میں

نوائے محمود

ہائے وہ دل کہ جسے طرز وفا یاد نہیں
وائے وہ روح جسے قول بلیٰ یاد نہیں
درد دل، سوز جگر اشک رواں تھے مرے دوست
یار سے مل کے کوئی بھی تو رہا یاد نہیں
ہم وہ ہیں پیار کا بدلہ جنہیں ملتا ہے پیار
بھولے ہیں روز جزا اور جزا یاد نہیں

نصائح

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ
اہل شیطاں نہ بنو اہل خدا ہو جاؤ
گرتے پڑتے در مولیٰ پہ رسا ہو جاؤ
اور پروانے کی مانند فدا ہو جاؤ
حق کے پیاسوں کے لئے آب بقا ہو جاؤ
خشک کھیتوں کے لئے کالی گھٹا ہو جاؤ
امر معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا
بے کسوں کے لئے تم عقدہ کشا ہو جاؤ

نونہالان جماعت! مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو
دل میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برق غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو
خیر اندیشی احباب رہے مدنظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
چھوڑ دو حرص، کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعث فکر و پریشانئ حکام نہ ہو
رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سوانح فضل عمر کا ایک روشن باب

حضرت مصلح موعود کا ایک تاریخ ساز کارنامہ۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام

قیام لجنہ کی ابتدائی تحریک پر 17 خواتین نے دستخط کئے اور 25 دسمبر 1922ء کو افتتاحی اجلاس ہوا

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے قلم مبارک سے

احمدی مستورات کی تاریخ میں حضرت سیدہ امۃ الحی حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا اور دل انہیں محبت سے یاد کرتے ہوئے دعائیں دیں گے کیونکہ احمدی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے یہ ان ہی کی دلی تڑپ تھی جو بالآخر عالمی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی تشکیل کا محرک بنی۔ اگرچہ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت مصلح موعود قومی تعمیر و تنظیم کی وہ غیر معمولی صلاحیتیں لے کر پیدا ہوئے تھے کہ اگر اس جوہر قابل کے لئے خارجی محرک نہ بھی ہوتا تو وہ ماحول کو منور کر دینے کی استعداد رکھتا تھا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل تھا کہ آپ کو بکثرت ایسے رفیق اور مددگار عطا فرمائے جو خود بھی ایک طبعی جوش ان نیک کاموں کے لئے رکھتے تھے جن کو سرانجام دینے کے لئے آپ عالم وجود میں آئے۔

آپ کی رفیقۂ حیات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی پیاری بیٹی حضرت سیدہ امۃ الحی بھی آپ کے لئے ایک ایسا سلطان نصیر ثابت ہوئیں۔ اپنے عظیم الشان باپ سے علم کی لگن ورثہ میں پانے والی سعید فطرت اور سعید روح رکھنے والی یہ عظیم خاتون اگرچہ بہت تھوڑی دیر اس عالم فانی میں زندہ رہیں اور اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعود کے ساتھ انہیں محض گنتی کے چند سال رفاقت کے نصیب ہوئے لیکن ان چند سالوں میں ہی انہوں نے اپنی فطرتی سعادت اور خدمت دین کی بے پناہ لگن کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کر لیا۔ خواتین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے درس قرآن کا سلسلہ جاری رکھوانے کا سہرا بھی آپ ہی کے سر تھا۔ اور احمدی مستورات کو ایک باقاعدہ تنظیم کی لڑی میں پرونے کی اولین محرک بھی آپ ہی تھیں یہ آپ کی فانی زندگی کا ایک لافانی کارنامہ تھا جو آپ کی یاد کو زندہ و پائندہ رکھے گا۔ ع

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

کا مصرعہ آپ پر خوب صادق آتا ہے۔ کیونکہ دین کے عشق نے آپ کو بھی ان لافانی وجودوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے جن کا نقش جریدۂ عالم پر ہمیشہ ہمیش کے لئے ثبت ہو جاتا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی داغ بیل اس طرح پڑی کہ احمدی مستورات کی فلاح و بہبود اور ان کی دینی ترقی کے لئے حضرت سیدہ امۃ الحی کے والہانہ جذبہ سے متاثر ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے سیدہ موصوفہ کے ساتھ مشورہ کے بعد قادیان کی احمدی مستورات کے نام 15 دسمبر 1922ء کو ایک کھلی چٹھی لکھی جس کا مضمون حسب ذیل تھا:

"ہماری پیدائش کی جو غرض و غایت ہے اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اس کا احساس ابھی تک پیدا نہیں ہوا کہ (۔) ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہئے۔ جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کریں گی کہ روز مرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور بھی کام ان کے کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔

دشمنان (۔) میں عورتوں کی کوششوں سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی (۔) کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اس کا اگر کوئی توڑ ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے اور بچوں میں قربانی کا مادہ پیدا کیا جا سکتا تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں کی کوشش پر ہے چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں اس طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھ کر میں ایسی بہنوں کو جو اس خیال کی مؤید ہوں اور مندرجہ ذیل باتوں کی ضرورت محسوس کرتی ہوں۔ دعوت دیتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے وہ مل کر کام شروع کریں۔ اور مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں تا کہ اس کام کو جلد سے جلد شروع کر دیا جائے۔

1۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

2۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تا کہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جا سکے۔

3۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس انجمن کو چلانے کے لئے قواعد ہوں جن کی پابندی ہر کسی پر واجب ہو۔

4۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد و ضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ (۔) کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔

5۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں (۔) کے مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے مطابق ہوں مضامین پڑھے جائیں اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوئے ہوں تا کہ اس طرح علم کے استعمال کرنے کا ملکہ ان میں پیدا ہو۔

6۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔

7۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ پڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے (۔) سے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

8۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحاد جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر...... کا فرض حضرت مسیح موعود نے مقرر فرمایا ہے اور اس کیلئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔

9۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو۔ اس کے لئے ایک دوسرے کی پوری مدد کرنی چاہئے اور ایسے ذرائع پر غور اور عمل کرنا چاہئے۔

10۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور انہیں دین سے غافل بددل اور سست بنانے کی بجائے چست ہوشیار تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر ہیں۔ اس سے ان کو واقف کرو۔ اور خدا، رسول، مسیح موعود اور خلفاء کی محبت، اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو (۔) کی خاطر اور اس کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو اور اس کام کو بجا لانے کے لئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔

11۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جب مل کر کام کیا جائے تو ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے اور صبر اور ہمت سے اصلاح کی کوشش کی جائے نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھایا جائے۔

12۔ چونکہ ہر ایک کام جب شروع کیا جائے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں اور ٹھٹھہ کرتے ہیں اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھہ کی پرواہ نہ کی جائے اور بہنوں کو بہنوں یا طعنوں یا مجالس کے ٹھٹھوں کو بہادری اور ہمت سے برداشت کرنے کا سبق دیا جائے اور اس کی طاقت پیدا کرنے کا مادہ پہلے ہی حاصل کیا جائے۔ تا کہ اس نمونہ کو دیکھ کر دوسری بہنوں کو اس کام کی طرف توجہ پیدا ہو۔

13۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے اور ہمیشہ جاری رکھنے کے لئے اپنی ہم خیال بنائیں اور یہ کام اس صورت میں چل سکتا ہے کہ ہر ایک بہن جو اس مجلس میں شامل ہو اپنا فرض سمجھے کہ وہ دوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے گی۔

14۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کام کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے صرف وہ ہی بہنیں اس انجمن کی کارکن بنائی جائیں جو ان خیالات سے پوری طرح متفق ہوں۔ اگر کسی وقت خدانخواستہ کوئی متفق نہ رہے تو وہ بہ طیب خاطر انجمن سے علیحدہ ہو جائے یا بصورت دیگر علیحدہ کی جائے۔

15۔ کیونکہ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے، بڑے، امیر، غریب سب کا نام جماعت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس انجمن میں غریب امیر کی کوئی تفریق نہ ہو۔ بلکہ غریب اور امیر دونوں میں مساوات اور محبت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور ایک دوسرے کی حقارت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ دلوں سے دور کیا جائے۔ کہ باوجود مدارج میں فرق کے اصل میں سب مرد بھائی بھائی اور سب عورتیں بہنیں بہنیں ہیں۔

16۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ عملی طور پر خدمت (ـ) کے لئے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کے لئے بعض طریق تجویز کئے جائیں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔

17۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے کہ ہمیں وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بخیر کرے۔ آئندہ آنیوالی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے راہ نمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔ اگر آپ ان خیالات سے متفق ہوں اور ان کے مطابق اور موافق قواعد پر جو انجمن میں پیش کر کے پاس کئے جا رہے ہیں اور کئے جائیں گے عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو مہربانی کر کے اس کاغذ پر دستخط کر دیں بعد میں ان قواعد پر ہر ایک بہن سے علیحدہ علیحدہ دستخط لے کر اقرار و معاہدے لئے جائیں گے"۔

(الازہار لذوات الخمار ص68 مطبوعہ 1964ء)

اس ابتدائی تحریک پر انجمن میں شمولیت کے لئے جو ابھی رضا کارانہ رنگ رکھتی تھی قادیان کی سترہ خواتین نے دستخط کئے۔ اس کے بعد آپ کے ارشاد پر 25 دسمبر 1922ء کو یہ دستخط کرنے والی خواتین حضرت (اماں جان) کے گھر میں جمع ہوئیں جہاں آپ نے نماز ظہر کے بعد ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ اس تقریر میں آپ نے مستورات کی انجمن کے قیام کا باقاعدہ اعلان فرماتے ہوئے اس کا نام "لجنہ اماء اللہ" رکھا۔ لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط بعد ترتیب رسالہ "تادیب النساء" میں شائع ہوئے۔

حضور کے افتتاحی خطاب کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے متفقہ طور پر حضرت (اماں جان) سے درخواست کی کہ وہ اس مجلس کی صدارت قبول فرماویں۔ چنانچہ حضرت (اماں جان) کی صدارت میں یہ تاریخی اجلاس شروع ہوا۔ لیکن آپ نے آغاز ہی میں حضرت سیدہ ام ناصر حرم اوّل حضرت خلیفۃ المسیح کا بازو پکڑ کر بڑی شفقت سے اپنی جگہ انہیں صدارت کی مسند پر بٹھا دیا اور بقیہ اجلاس انہیں کی صدارت میں ہوا۔ حضرت (اماں جان) نے کمال محبت اور شفقت اور دعا کے ساتھ اپنی صدارت کی خلعت جو سیدہ ام ناصر کو عطا فرمائی وہ تا زندگی آپ ہی کے پاس رہی۔ اور وفات کے دن تک یعنی 31 جولائی 1958ء تک 32 سال کے طویل عرصہ میں لجنات نے ہر بار آپ ہی کو اپنا صدر منتخب کیا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت سیدہ مریم صدیقہ ام متین حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے عہدۂ صدارت پر متمکن ہوئیں۔

لجنہ اماء اللہ کے پہلے تاریخی اجلاس میں منصب صدارت کا معاملہ طے ہو جانے کے بعد پہلی جنرل سیکرٹری حضرت سیدہ امۃ الحی مرحومہ منتخب ہوئیں۔ چنانچہ آپ بڑے انہماک اور جان سوزی کے ساتھ اس خدمت میں مصروف ہوگئیں اور صدر مجلس کی رہنمائی میں اس نوزائیدہ مجلس کے تنظیمی ڈھانچے کو منظم اور مربوط کرنے میں شب و روز کوشاں رہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ کی لاانتہا نیک تمناؤں کے مقابل پر اس دار فانی میں آپ کی زندگی کے بہت تھوڑے دن باقی تھے۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا عہدہ سنبھالے ہوئے ابھی ایک سال بھی پورا نہ گزرا تھا کہ بچے کی قبل از وقت پیدائش کے باعث آپ خطرناک طور پر بیمار ہوگئیں اور یہی بیماری آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد خاکسار کی والدہ مرحومہ حضرت سیدہ مریم بیگم جو بعد میں ام طاہر کے نام سے جماعت میں معروف ہوئیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منتخب کی گئیں آپ بھی 5 مارچ 1944ء یعنی اپنی وفات کے دن تک مسلسل اس عہدہ پر فائز رہیں اور صدر مجلس کے ساتھ کامل اطاعت اور تعاون کی روح کو قائم رکھتے ہوئے خدمت دین کی توفیق پاتی رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ازواج کا ایک تنظیم کی لڑی میں منسلک ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے تابع ہو کر سالہا سال تک اس طرح خدمت دین بجا لانا کہ تنظیمی ڈھانچہ میں ایک ادنیٰ سا رخنہ بھی نہ پڑا ہو اور اس نازک رشتہ کے باوجود تعاون کے شیشہ پر بال برابر بھی آنچ نہ آئی ہو یہ ایسی بات ہے جو ان مبارک خواتین کی عظمت کردار سے بڑھ کر اس عظیم شوہر کی عظمت کردار کا پتہ دیتی ہے جو نظم و نسق قائم رکھنے کی حیرت انگیز صلاحیتیں رکھتا تھا۔ آپ ایک ایسے عظیم الشان مربی تھے کہ بسا اوقات ایک لفظ زبان سے کہے بغیر آپ کی شخصیت سے تربیت کا از خود ہونے والا ترشح گردو پیش کو ریڈیائی لہروں کی طرح اپنی ذات کے ساتھ ہم آہنگ کر لیتا تھا اور ماحول کی ہر چیز خود بخود ٹھیک ٹھیک اپنے مقام پر بیٹھ جاتی تھی۔ اور اپنے دائرہ کار سے تجاوز نہ کرتی تھی۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ بجلی کے بڑے بڑے ٹرانسمیٹر جس طرح اپنے ماحول کو ایسی طاقتور لہروں سے بھر دیتے ہیں کہ بسا اوقات ان کا پیغام سننے کے لئے بجلی سے چلنے والے ریڈیو سیٹ کی بھی ضرورت نہیں رہتی اور ہیرے سے بنا ہوا ایک سادہ آلہ جسے (Crystal set) کہا جاتا ہے براہ راست ان کی آواز پکڑ کر سنانے کی اہلیت رکھتا ہے اور اس کو چلنے کی قوت اسی فضاء سے حاصل ہو جاتی ہے جس کو ٹرانسمیٹر نے طاقت سے بھر دیا ہوتا ہے۔

بہرکیف حضرت خلیفۃ المسیح کو اس امر کی حاجت نہ تھی کہ اپنی ازواج کو بار بار تعاون کی تلقین کریں۔ دینی کاموں میں اختلاف اور جھگڑوں سے منع کریں یا آئے دن ان کے چھوٹے چھوٹے اختلافات کو سلجھانے میں اپنا قیمتی وقت صرف کریں۔ نہیں کبھی ایسا نہیں ہوا۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنی والدہ کی وفات تک ایک مرتبہ بھی ایسا واقعہ نہ دیکھا نہ سنا کہ ہماری بڑی والدہ حضرت ام ناصر نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں یہ شکایت پیش کی ہو کہ مریم نے فلاں دینی معاملہ میں میرے ساتھ تعاون نہیں کیا یا اس کے برعکس کبھی میری والدہ نے کوئی شکوہ اس نوعیت کا حضور کی خدمت میں پیش کیا ہو کہ لجنہ اماء اللہ کے معاملات میں حضرت سیدہ ام ناصر نے میرے ساتھ یہ غیر مشفقانہ سلوک کیا ہے۔ سالہا سال تک لجنہ اماء اللہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس ہمارے گھر میں منعقد ہوتے رہے۔ کبھی ایک مرتبہ بھی میں نے کوئی تکرار نہیں سنی کوئی خلاف ادب بات نہیں دیکھی۔ گویا رشتوں کی طبعی رقابت کو اس مقدس دائرے میں قدم رکھنے کی اجازت نہ تھی جیسے کسی مقدس عامل نے اپنی جادو کی چھڑی سے ان اجلاسات کے ماحول میں ایک دائرہ سا کھینچ دیا ہو کہ یہ رقابت اس دائرہ کے اندر قدم رکھنے کی قدرت نہ پائے۔

یہ مزاج شناس بیویاں اپنے خاوند کے مزاج پر نظر رکھتی تھیں اور ان کے دل اس کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر دھڑکتے تھے۔

ابتداء میں اس تنظیم کو قادیان تک ہی محدود رکھا گیا تا کہ حضور کی براہ راست تربیت کے تحت جب اس انجمن کا ایک اعلیٰ نمونہ تیار ہو جائے تو اسے ملکی اور پھر عالمی تنظیم کی شکل دی جائے۔ چنانچہ جب کچھ عرصہ کے بعد لجنہ کی تنظیم قادیان میں مستحکم ہو گئی اور مستورات میں تنظیمی امور عمدگی سے چلانے کی اہلیت پیدا ہو گئی۔ تو آپ نے اس تحریک کو بیرونی جماعتوں میں جاری فرما دیا۔ آج یہ تنظیم پھیل کر ایک عظیم الشان عالمی تنظیم بن چکی ہے جس میں سب دنیا کی احمدی مستورات شامل ہیں اور بڑے زبردست جذبے کے ساتھ تعمیری کاموں میں مصروف ہیں۔ اس تنظیم کی غرض و غایت چند الفاظ میں یہ بیان کی جا سکتی ہے کہ احمدیہ تصور کے مطابق معاشرہ میں عورت کو وہ مقام حاصل ہو جس سے وہ ایک عرصہ سے محروم چلی آ رہی تھی اور وہ خود اعتمادی کے ساتھ اپنی تمام صلاحیتوں کو تعمیری کاموں کے لئے .... تعلیم کے مطابق بروئے کار لا سکے۔ جو قبل ازیں نظر انداز ہو رہی تھیں۔ چنانچہ اس غرض سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو مختلف شعبوں میں منقسم کر دیا گیا اور عورتوں کی تعلیم و تربیت اور صلاحیتوں کو اجاگر کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ اسی طرح عورتوں میں مالی قربانی کی جو روح پائی جاتی تھی اس کو منظم طور پر بڑھاوا دینے کی کوشش کی گئی یہاں تک کہ چندوں کے معاملہ میں عورتیں مردوں کے مساوی اور متوازی ایسا عمدہ نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوگئیں کہ نہ صرف اپنی تنظیم کی ضروریات میں وہ مردوں کی محتاج نہ رہیں بلکہ اہم جماعتی چندوں میں بھی خالصۃً اپنے ہی ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ہی تنظیم کے ذریعہ انہوں نے مالی قربانی کے میدان میں عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ نے لجنہ کو قدم قدم چلنا سکھایا اور ابتداء میں گہری اور تفصیلی دلچسپی لے کر اسے اعلیٰ نظم و نسق کے اصول سکھائے۔

اصلاحی امور میں باریک بینی

فطرت انسانی تو ایک ہی ہے لیکن جب یہ مرد اور عورت کے ظروف میں ڈھلتی ہے تو ان ظروف کی نسبت سے الگ الگ شکلیں اختیار کر لیتی ہے۔ تربیت کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اس باریک فرق پر نظر رہتی تھی اور آپ جب عورتوں کو نصائح فرماتے تو خصوصیت کے ساتھ ان عادات اور رجحانات کو پیش نظر رکھتے جو طبعاً مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

"اگر کسی بات پر اجتماع ہو جاوے اور بعد میں اس میں کوئی نقصان ہی ہو تو اس کا اظہار کرنا اور پھر بار بار اس کو دہرانا کہ ہماری رائے مانتے یا یہ رائے مانتے تو ایسا نہ ہوتا، یہ نفاق ہے۔ پھر یہ کہ خلیفہ وقت کی اطاعت کرو۔ انجمنیں تو سالہا سال تک چلتی ہیں۔ اس لئے خلیفہ کی اطاعت چاہئے، جو بھی خلیفہ ہو، خلیفہ کے لئے کسی خاندان، کسی دائرہ کی شرط کی ضرورت نہیں جس کو خدا بنا دے"۔

(احمدی خاتون، فروری 1923ء ص907)

اسی طرح ایک اور موقع پر جب یہ تجویز زیر غور تھی کہ مستورات کے ہوسٹل کے لئے صرف مستورات ہی چندہ دیں۔ اور اس کی اپیل بھی حضرت (اماں جان) نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی طرف سے ہو تو آپ نے فوراً اس احتمال کو بھانپ لیا کہ اس تجویز کو قبول کرنے کے نتیجہ میں عورتوں میں ایسا خطرناک رجحان پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک ہی گاڑی کے دو متوازی پہیئے بننے کی بجائے وہ اپنی علیحدہ ایک سمت متعین کرنے کی سوچنے لگیں اور یہ سمجھیں کہ عورتوں کی قربانی میں چونکہ مردوں کا کوئی دخل نہیں اس لئے کیوں نہ وہ مردوں کی رہنمائی سے کلیۃً مستغنی ہو جائیں۔ چنانچہ اس تجویز پر فیصلہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"اس بات کو قطعی طور پر رد کرتا ہوں کہ حضرت (اماں جان) کی طرف سے اس چندہ کے لئے اپیل ہو اور عورتیں چندہ دیں۔ یہ اپیل میری طرف سے ہو اور مرد چندہ دیں۔ اگر یہ چندہ عورتوں پر رکھا گیا تو یہ بات آئندہ ہماری ترقی میں حائل ہو جائے گی اور ہمارے گھروں کا امن برباد کر دے گی اور یہ احساس پیدا ہوگا کہ مرد عورتوں کے لئے کچھ نہیں کر رہے اور نہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اس بات کو میں رد کرتا ہوں ہمیں چاہئے کہ ہم ہی اس کام کے لئے چندہ دیں اور عورتوں کو بتا دیں کہ ہم ان کی تعلیم و تربیت کے لئے انتہائی کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1928ء ص54 تا 61)

جہاں آپ اس بات کو ناجائز قرار دیتے تھے کہ مردوں اور عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہو وہاں اس امر کی بھی حوصلہ افزائی فرماتے کہ عورتیں .... آداب کی حدود کے اندر رہتے ہوئے بے شک جلسوں اور

اجتماعات میں مردوں کی طرح بھرپور شمولیت کریں۔ چنانچہ اس غرض سے اکثر جلسوں میں مستورات کے لئے .... کی ایک طرف قناتیں لگوا کر علیحدہ انتظام کیا جاتا اور عورتیں بڑے شوق کے ساتھ بکثرت جمعہ کے علاوہ دیگر جلسوں میں بھی شریک ہوتیں۔ اکثر .... اقصیٰ میں ایسے اجتماعات ہوتے اور بعض اوقات مستورات جگہ کی تنگی کے باعث ملحقہ احمدی گھرانوں کی چھتوں پر چڑھ کر جلسوں میں شرکت کرتیں۔ ہمارا گھر چونکہ .... اقصیٰ سے بہت قریب تھا اس لئے وہاں ہمیشہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز پہنچانے کا انتظام کیا جاتا لیکن اس کے باوجود دینی مجالس میں شمولیت کے بارہ میں عورتوں کا ذوق وشوق ان زائد انتظامات پر بھی غالب آ جاتا اور جگہ کی تنگی کا احساس برقرار رہتا۔

آپ اس بات کو بھی پسند فرماتے کہ .... کی روانگی اور واپسی کے وقت مستورات کی تنظیم کی طرف سے نہ صرف ان کو دعوت دی جائے بلکہ ایسے موقع پر ایڈریس بھی پڑھے جائیں تا کہ رفتہ رفتہ عورتوں میں یہ قابلیت پیدا ہو کہ وہ عورتوں ہی کو نہیں بلکہ مردوں کو بھی خطاب کر سکیں۔ جو ایڈریس پڑھے جاتے ان پر بھی آپ تبصرہ فرماتے اور جس طور سے پڑھے جاتے اس پر بھی کبھی تنقید اور کبھی حوصلہ افزائی کے کلمات فرما کر ہر رنگ میں عورتوں کی تربیت کی کوشش کرتے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمسؓ جب دسمبر 1931ء میں بلاد شام و فلسطین میں نہایت کامیابی سے فریضۂ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں مستورات کی طرف سے بھی استقبالیہ دیا گیا جس میں انہوں نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس پر جو تبصرہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا وہ آپ کے انداز تربیت کی ایک عمدہ مثال ہے۔ آپ نے فرمایا:

''سب سے پہلے میں اس امر پر خوشی کا اظہار کرتا ہوں کہ جو ایڈریس لجنہ کی طرف سے پیش ہوا وہ اگلے ایڈریسوں سے بہت سی باتوں میں بہتر تھا۔ ایک تو اس لئے کہ ان حقیقی مطالب پر مشتمل تھا جو ایسے مواقع کے لئے ہوتے ہیں۔ دوسرے اس لحاظ سے بھی کہ اس کے مطالب نہایت ہی سادہ عبارت میں بغیر کسی تکلف و بناوٹ یا غیر ضروری طوالت کے ظاہر کئے گئے ہیں اگر کمزوری تھی تو آواز میں شاید ابھی عورتوں میں ہمت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ بغیر ہانپنے اور کانپنے کے مجالس میں اپنا مدعا ظاہر کر سکیں۔ اس کے لئے ہمیں کچھ مدت اور انتظار کرنا پڑے گا''۔

(سوانح فضل عمر جلد دوم ص355 تا 366ء)

تحریک جدید کے اہم کام

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''(دعوت الی اللہ) اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہیں دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔'' (مطالبات صفحہ 4)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

حقائق الاشیاء (18)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

غربت کے خوف سے اولاد کا قتل

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1988ء کے اختتامی خطاب میں قتل اولاد کی ممانعت کے بارہ میں قرآنی آیت کی تشریح فرمائی۔ اس مضمون میں فیملی پلاننگ اور آبادی کے اضافے کے فوائد اور کمی کے نقصانات پر بھی روشنی ڈالی آپ نے فرمایا:۔

اولاد کے حقوق کا بھی قرآن کریم نے تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ تمام بنیادی اصولی امور کھول کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔

...... کچھ حقوق تو وہ ہوتے ہیں جو فطرتاً اور طبعاً ایک مجبوری کے تابع ماں باپ بہرحال ادا کرتے ہیں۔ اور ایک حد تک اور ایک وقت تک ادا کرتے ہیں۔

لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ماں باپ اپنے رزق کے ڈر سے اپنی اولاد کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور یہ ضائع کرنے کا مضمون، قتل کے لفظ کے تابع بیان فرمایا گیا ہے۔ اس کے بہت سے معنی ہیں۔ تو پہلا حق تو اولاد کا یہ ہے کہ غربت کی وجہ سے یا املاک کے خوف سے یعنی رزق کی کمی کے خوف سے تم نے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرنا۔ یہ وہ حق ہے جو آج دنیا میں نہ صرف یہ کہ ادا نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ دن بدن اس کی تعلیم دنیا کو دی جا رہی ہے کہ رزق کے خوف سے اپنی اولاد کو ضرور قتل کرنا۔ بعض لوگ نادانی میں سمجھتے ہیں کہ اس مضمون کا تعلق سابق زمانوں سے رہ گیا ہے جس زمانے میں عرب اپنی اولاد کو قتل کیا کرتے تھے اس زمانے کی باتیں قرآن کریم بیان فرماتا رہا ہے۔ ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ عرب لڑکیوں کو اگر قتل کر بھی دیتے تھے تو اول تو یہ شاذ کی باتیں ہوا کرتی ہیں روزمرہ کا دستور نہیں تھا ورنہ عرب دنیا سے تو لڑکی ناپید ہو جاتی۔ اور دوسرے لڑکوں کو وہ بہرحال ختم نہیں کرتے تھے۔ اور اولاد کا اطلاق لڑکی پر بھی ہوتا ہے اور لڑکے پر بھی ہوتا ہے۔ بنات کا ذکر نہیں فرمایا جا رہا۔ بلکہ فرمایا اولاد کو ختم نہ کرو۔ تو آجکل فیملی پلاننگ کی جو تعلیم دی جا رہی ہے۔ یہ بتا کر کہ اگر تم نے بچے پیدا کرنے نہ روکے تو فاقوں سے مر جاؤ گے قرآن کریم نے 1400 سال پہلے اس وقت اس کے خلاف جہاد کیا کہ جبکہ ابھی ایسا کوئی خطرہ درپیش نہیں تھا۔ فرمایا یہ خدا تعالیٰ کے اوپر حرف ہے اور خدا تعالیٰ کی پلاننگ (منصوبے) کے اوپر ایک حرف ہے۔ کہ اس نے کائنات کا جو نقشہ بنایا ہے تم اس کو نعوذ باللہ من ذالک جاہل سمجھتے ہو کہ اس کو منصوبہ بنانا نہیں آتا۔ رزق کے ذرائع اور طریق سے پیدا کئے۔ رزق کے سامان اور طریق پر مہیا فرمائے۔ اور پیدائش کے اصول ان سے مختلف رکھ دیئے۔ اور آزاد رکھ دیئے۔ یعنی رزق تو آہستہ آہستہ بڑھتا رہے اور پیدائش تیزی سے بڑھ جائے۔ کہ دنیا بھوکی مر جائے۔ اس مضمون پر میں پہلے بارہا تفصیلی روشنی ڈال چکا ہوں اس لئے اس کو یہاں اس تفصیل سے نہیں دہراتا۔ لیکن یہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ کہ لا تقتلوا اولادکم (۔) کا یہ واضح مطلب ہے کہ رزق کی کمی سے خوف سے فیملی پلاننگ نہیں کرنی۔ فرمایا۔ تمہیں بھی تو ہم رزق دیتے ہیں۔ اگر تمہارے ماں باپ تم سے یہی سلوک کرتے تو تم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے اس لئے تمہارا بھی کوئی حق نہیں کہ زندگی کو دنیا میں آنے سے روک سکو قتل کی جو یہ تعریف فرمائی گئی ہے اس کا آج کی ڈکشنریوں میں کہیں تصور آپ کو نہیں ملے گا آج کے قوانین یہ تو آپ کو بتاتے ہیں کہ نہ تم کسی کی جان لے سکتے ہو نہ اپنی جان لے سکتے ہو اور جو آ گیا از خود اس ڈبے سے جیسے گاڑی کا ڈبہ ہوتا ہے از خود اس سے باہر جانے کی اجازت نہیں ہے اپنی مرضی سے نہیں نکل سکتا۔ نہ کسی کو دھکا دے کر نکال سکتا ہے۔ لیکن ہاں یہ تم کو حق ہے کہ اور آنے لگیں تو دروازے بند کر دو۔ آپ نے دیکھا ہوگا جنگ کے زمانے میں جب بہت رش ہوا کرتے تھے گاڑیوں میں تو لوگ بالکل اسی قسم کا سلوک کیا کرتے تھے۔ جو ایک دفعہ آ جائے اس کو تو دھکا دے کر کوئی باہر نہیں نکال سکتا تھا۔ لیکن اگلے سٹیشنوں پر جب لوگ چڑھنے کی کوشش کرتے تھے تو دھکے دے دے کر ان کو باہر رکھنے کی کوشش کرتے تھے یہ کونسی انسانیت ہے حق تمہیں کہاں سے ملا۔ سوال تو یہ ہے قرآن کریم اس اصول اور حق کی بات فرما رہا ہے فرماتا ہے خواہ بیٹھے ہوئے کو دھکا دے کر باہر نکالو خواہ باہر سے آنے والے کو دھکا دے کر روکے رکھو۔ ایک ہی قسم کا جرم ہے۔ لیکن رزق کے خوف سے تمہیں یہ کرنے کی اجازت نہیں۔

فیملی پلاننگ کی بعض جائز صورتیں

ہاں اگر تمہارے حقوق سے اولاد کے دوسرے حقوق ٹکراتے ہوں اور رزق کے معاملہ میں خدا پر اس کی Reflection نہ پڑتی ہو۔ تو پھر اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جہاں بھی فیملی پلاننگ سے روکا ہے وہاں رزق کے خطرے کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیملی پلاننگ سے رکنے سے منع فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ جو دیگر امور ہیں ان میں فیملی پلاننگ اختیار کرنے سے نہیں روکا۔ چنانچہ صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانے میں فیملی پلاننگ کی بعض صورتیں اختیار کیا کرتے تھے۔

قتل اولاد کا ایک اور مضمون بھی قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو بیوقوفی سے بغیر علم کے قتل کر دیا ہے اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا تھا اسے اللہ پر افتراء کرتے ہوئے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ وہ گھاٹا پانے والے ہو گئے ہیں۔ یہاں دو قسم کے مضمون بیان ہوئے ہیں۔ اللہ پر افتراء کرتے ہوئے، اس رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے جو خدا نے ان کو دیا تھا۔ اس مضمون کا بعض عرب عادات سے تعلق ہے جن کی تفصیل میں جانے کا یہاں موقعہ نہیں لیکن اس مضمون کا اولاد سے بھی ایک گہرا تعلق ہے۔ فرمایا جس اولاد کو تم رزق کے خوف سے قتل کرتے ہو۔ دراصل وہ تمہارے رزق میں برکت کا موجب بنائی گئی تھی۔ اور بڑے ہی بے وقوف ہو کہ خود اپنے رزق کے ذرائع کو اپنے ہاتھ سے کاٹ رہے ہو۔ تمہاری اولاد تمہارے رزق میں برکت اور اضافے کا موجب بنتی ہے اور اسی طرح دنیا کی قوموں میں خواہ غربت ہی ہو۔ نسل کی افزائش غربت کو دور کرنے کیلئے سامان مہیا کرتی ہے۔ یہ لیبر فورس جو غریب ممالک سے نکل کو طوعاً و کرہاً مختلف ممالک میں پھیل رہی ہے اور دنیا کی بیرونی طاقتیں انہیں روکنے پر اختیار نہیں رکھتیں اور اگر چاہیں بھی تو روک نہیں سکتیں اور ان کے اقتصادی تقاضے بھی ان کو

روکنے نہیں دیں گے۔ یہ ساری پھیلتی ہوئی آبادیاں ہیں۔ جن کے حالات بدل رہے ہیں۔ اولاد کے بڑھنے کے نتیجے ہیں۔

آبادی کے اضافے کے فوائد

صرف پاکستان کا حال آپ دیکھ لیجئے۔ اگر بڑھتی ہوئی آبادی کے دباؤ نہ ہوتے تو اس کثرت سے پاکستانی دنیا میں رزق کمانے کیلئے نہ نکلتے جس طرح کہ آپ ان کو نکلتے ہوئے دیکھتے ہیں اور ان کے باہر نکلنے کے نتیجہ میں پاکستان کی اقتصادیات میں دن بدن نئی سے نئی بہتر تبدیلیاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں باہر سے وہ چیزیں دیکھتے ہیں باہر سے ہنر سیکھتے ہیں پھر ان چیزوں کو گھروں میں واپس لے کر آتے ہیں۔ نئے نئے کارخانے بناتے ہیں۔ باہر کے کام کرنے والے مزدوروں کے نتیجہ میں دراصل پاکستان کی اقتصادیات کی بقا ہے۔ ایک اور پہلو سے یہ اتنی واضح بات ہے کہ اگر باہر کے پاکستانی پاکستان کو اپنی باہر سے کمائی ہوئی دولت بھجوانا بند کر دیں تو چند مہینے میں پاکستان کی اقتصادیات تباہ ہو جائے گی یہی حال افریقہ کے ملکوں کا ہے مراکو کو دیکھ لیں کس کثرت سے ہر گرمیوں کے موسم میں وہ لوگ جوق در جوق باہر نکلتے ہیں۔ اور باہر سے دنیا کما کر پھر واپس اپنے ملک میں پہنچاتے ہیں۔ اور جن ملکوں میں آبادی کا اندرونی دباؤ نہیں ہے وہ باہر نہیں نکلتے۔ ان کو عادت ہی نہیں نکلنے کی۔ پھر دنیا میں جو عظیم الشان تغیرات برپا ہوئے ہیں نئے نئے علاقے قوموں نے فتح کئے ہیں۔ نئی نئی معاشرتی تمدنی اقتصادی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ ان میں بڑھتی ہوئی اولاد کے دباؤ نے ایک بہت ہی عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے پس قرآن کریم نے ایک بہت اہم عظیم الشان انسانی ترقی کا راز ہمارے سامنے بیان فرما دیا۔ کہ وہ اس ڈر کے مارے بچے روک رہے ہیں کہ ہم غریب نہ ہو جائیں۔ حالانکہ جتنے بچے روکیں گے اتنا ہی غریب ہوں گے۔ بچے زیادہ پیدا کریں گے تو غربت امارت میں تبدیل ہوگی۔ اس کے بغیر یہ لوگ بچ نہیں سکتے۔

کم آبادی والے ملکوں کو لاحق خطرات

ان پاگلوں نے خدا کے رزق کو خود اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ خدا نے رزق کا ذریعہ بنایا تھا اور یہ اپنے اوپر حرام کر بیٹھے ہیں یہ جو قانون ہے خدا نے رزق کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ جتنی امیر قومیں ہیں ان میں پیدائش کی کثرت کا وہ رجحان نہیں۔ جو کہ غریب قوموں میں طبعاً پایا جاتا ہے۔ اور بعض امیر قومیں تو خطرات محسوس کرنے لگی ہیں وہاں خطرات کی گھنٹیاں بجائی جا رہی ہیں۔ کہ فوراً کچھ کرو۔ ورنہ تم لوگ کم ہونے شروع ہو جاؤ گے۔ جو آبادی تمہاری ہے اس کو بھی قائم نہیں رکھ سکو گے۔ چنانچہ ایسے ملکوں میں اولاد بڑھانے کیلئے وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ جرمنی میں وظائف دیئے جاتے ہیں اور ناروے میں بھی بڑے وظائف ملتے ہیں۔ اور ناروے کے متعلق تو ماہرین کی یہ پیش گوئی ہے کہ اگر یہی رفتار رہی ان کے پھیلنے کی بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ نہ پھیلنے کی تو ہو سکتا ہے اگلے پندرہ بیس پچاس سال میں ناروے پر باہر کی آئی ہوئی مہاجر قومیں قابض ہو جائیں اور یہ لوگ صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں یہ قوانین قدرت ہیں جن کے تابع یہ چیزیں رونما ہو رہی ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا نے ان کے لئے رزق کا ذریعہ بنایا تھا۔ بیوقوف ہیں لاعلم ہیں۔ اپنے ہاتھ سے اپنے رزق کے سوراخوں کو بند کر رہے ہیں۔

اولاد اولاد میں فرق نہ کرو

اور اولاد کے حقوق میں یہ مضمون بھی بیان فرما دیا کہ تمہیں اپنی اولاد میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کی بھی اجازت نہیں ہے جب ہم کہتے ہیں کہ تم مالک ہو تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اولاد اور اولاد کے درمیان فرق کر سکو۔ مالک کل نہیں ہو عارضی مالک ہو مالک کل خدا ہے۔ اس لئے خدا کے قوانین کے تابع مالک ہو اور قرآن کریم کا فلسفہ ملکیت جگہ جگہ اس رنگ میں پیش فرمایا گیا ہے۔ کہ انسان کو جو ملکیت ملتی ہے وہ عارضی ہے خدا مالک کل ہے اس لئے انسان اپنی ملکیت میں جواب دہ ہے۔ جس طرح اپنی جائیدادوں پر کسی ملک میں بھی انسان کلی دسترس نہیں رکھتا۔ بلکہ بعض قوانین کے تابع اس کے اموال میں حکومتیں دخل دیتی ہیں تو فرمایا اولاد میں تمہیں ہم انصاف کی تعلیم دیتے ہیں آنحضرت ﷺ کے متعلق نعمان بن بشیر روایت کرتے ہیں یہ بخاری کتاب الہبہ سے روایت لی گئی ہے کہ ان کے والد ان کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اس بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے میرے ابا نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ واپس لے لو۔ ایک اور روایت میں ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ مجھ سے واپس لے لیا۔ اور اس پر حضور ﷺ نے ایک اور عظیم الشان بات بیان فرمائی۔ فرمایا مجھے اس ہبہ میں گواہ بنانے کی جرأت نہ کرنا۔ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا دراصل اس سے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ غلط بات کرتے ہو اور یہ جرأت کہ میرے سامنے بیان کر رہے ہو۔ مجھے گواہ بنا دیا۔ اور خدا کے حضور کیا سمجھتے ہو کہ میں ظلم کا گواہ بن جاؤں گا۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد نومبر 1988ء)

عطیہ چشم کے لئے وصیتی فارم دفتر آئی بینک ایوان محمود سے حاصل کریں۔

فون 212312

مکرم ملک محمد یسین خان صاحب

میری والدہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ومحترم ملک محمد حنیف خان صاحب مرحوم ساکن چک نمبر 226 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد پاکستان حال مقیم ولورہیمپٹن Wolverhampton یوکے مورخہ 11 دسمبر 2003ء بروز جمعرات دو ہفتہ ہسپتال میں بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔

مورخہ 14 دسمبر 2003ء بروز اتوار خاکسار مرحومہ کا جسد خاکی لے کر بذریعہ پی آئی اے اسلام آباد پہنچا جہاں سے خاکسار کے بڑے بھائی ملک داؤد احمد اقبال سینئر انسپکٹر پولیس راولپنڈی نے میت کو ربوہ پہنچانے کے جملہ انتظامات کئے ہوئے تھے۔ مورخہ 15 دسمبر 2003ء بروز سوموار فجر کی نماز کے بعد بیت مبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد ربوہ نے دعا کروائی۔

ان کی عمر 88 برس تھی۔ نہایت دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ تہجد گزار، زندہ دل، مہمان نواز، تقویٰ شعار، پرہیزگار، اور نرم طبیعت کی مالک تھیں۔ ان کے والد محترم جناب رحمت اللہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ اپنے خاندان میں احمدیت قبول کرنے والوں میں اولین افراد میں سے تھے اور احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ان کو آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا لیکن انہوں نے ہر حال میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ مرحومہ ہمیشہ جماعتی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور جماعتی تحریکوں میں اپنی اولاد کو شامل کرنا ازحد باعث ثواب خیال کرتی تھیں مرحومہ نے ساری عمر نہایت پرہیزگاری سے بسر کی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ حقوق العباد کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو فرماں بردار اور نیک اولاد عطا کی تھی۔ آپ تقریباً 17 سال سے اپنے چھوٹے بیٹے خاکسار ملک محمد یسین خان صدر جماعت احمدیہ ولورہیمپٹن یوکے کے پاس انگلینڈ میں مقیم تھیں۔ 1995ء میں عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ 1998ء میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں جانے کی خواہش پوری ہوئی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری عمر بڑے وقار اور خدا تعالیٰ کی رضا کو چاہتے ہوئے گزاری۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں سوگوار چھوڑی ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ کو احمدیت اور خلفائے احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے عشق کی حد تک پیار تھا اور ہمیشہ اولاد کو بہترین دینی تربیت سے نوازا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہدایت فرماتی رہیں۔ مورخہ 27 دسمبر 2003ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مرحومہ کا نماز جنازہ غائب پڑھایا اور ہم سب کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

اس مشکل وقت میں مختلف احباب کرام اپنی بے لوث دعاؤں اور عملی مدد کے ذریعہ میری اور میری فیملی کی ڈھارس بندھاتے رہے۔ بہت سے احباب ہسپتال اور گھر بھی تشریف لاتے رہے۔ خاکسار ان سب کا بے حد ممنون ہے۔ جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میری والدہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35853 میں ملک طاہر احمد ولد ملک سردار خان صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 31-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 8000 فٹ مالیتی -/8500000 روپے۔ بینک میں جمع رقم -/150000 روپے۔ کاروباری سرمایہ -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو

گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک طاہر احمد ولد ملک سردارخان صاحب جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد ولد فیروز دین کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624

مسل نمبر 35854 میں طیبہ ناصید زوجہ ملک طاہر احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔3 عدد طلائی سیٹ وزنی 12 تولے مالیتی -/72000 روپے۔طلائی زیورات وزنی ساڑھے نوتولے 4 ماشے مالیتی -/59000 روپے۔3 کوکے مالیتی -/2500 روپے۔نقرئی زیورات وزنی 10 تولے 8 ماشے مالیتی -/2650 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ طیبہ ناصید زوجہ ملک طاہر احمد جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 ملک طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624

مسل نمبر 35855 میں ملک حسیب احمد ولد ملک نجیب احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک حسیب احمد ولد ملک نجیب احمد جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 ملک طاہر احمد ولد ملک سردارخان جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624

مسل نمبر 35856 میں شریف احمد ولد احمد دین قوم مغل پیشہ تجارت عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیکب آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ایک عدد بس مالیتی -/250000 روپے۔ایک عدد مکان مالیتی -/50000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ (1000+5000) روپے ماہوار بصورت تجارت + جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شریف احمد ولد احمد دین جیکب آباد سندھ گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد مغل پسر موصی گواہ شد نمبر 2 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624

مسل نمبر 35857 میں غضنفر احمد طیب ولد محمد اسد اللہ قوم چانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 13-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ترکہ والدہ محترمہ طلائی زیور وزنی ساڑھے بارہ گرام مالیتی -/8500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد غضنفر احمد طیب ولد محمد اسد اللہ قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز گواہ شد نمبر 1 عبد الہادی ساجد وصیت نمبر 16909 گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196

مسل نمبر 35858 میں قمر النساء زوجہ عبد الفتاح قوم چانڈیو پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ طلائی زیور وزن 5 گرام مالیتی -/3500 روپے۔ترکہ والد محترم میں سے شرعی حصہ نقد رقم -/78750 روپے۔ترکہ والدہ محترمہ میں سے شرعی حصہ نقد رقم -/12275 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ قمر النساء زوجہ عبد الفتاح قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز سندھ گواہ شد نمبر 1 عبد الفتاح خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

✪ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔مکرم کرنل (ریٹائرڈ) سلیم احمد ناصر صاحب جو ایک مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔تعلیم الاسلام کالج کے قابل فخر اولڈ بوائے ہیں۔اور بیرون پاکستان ایک کمپنی کے مالک ہیں۔آجکل بیمار ہیں۔ان کے دماغ میں رسولی تشخیص ہوئی ہے۔ان کا معائنہ نیورو سرجن نے کیا ہے۔اور اب آپریشن متوقع ہے۔تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

✪ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب مرحوم سابق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ دارالصدر غربی ربوہ لکھتی ہیں۔میرے بیٹے مکرم سلمان خورشید صاحب پی سی فرینڈز کمپیوٹر کالج روڈ ربوہ کا نکاح ہمراہ نصرت پروین صاحبہ بنت چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر مال وقف جدید انجمن احمدیہ سے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے مورخہ 2 نومبر 2003ء کو بیت مہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا۔احباب سے رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

درخواست دعا

✪ مکرم خواجہ عبد الحی صاحب دارالبرکات ربوہ لکھتے ہیں میری ہمشیرہ شریفہ بیگم صاحبہ ناروے میں بیمار ہیں۔کمزوری بہت بڑھ رہی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

✪ مکرم عطاء الحی ناصر باجوہ صاحب ابن محترم چوہدری محمد حنیف صاحب باجوہ فیکٹری ایریا ربوہ کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ رافعہ حنا صاحبہ بنت مکرم چوہدری رشید احمد بھٹی صاحب ناصر آباد ربوہ مورخہ 7 فروری 2004ء کو منعقد ہوئی۔اگلے روز" کاہلوں میرج ہال" دارالفضل ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔اس موقعہ پر مکرم عبد السمیع خانصاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ شادی ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

ولادت

مکرم عزیز احمد صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اسلم صاحب کو مورخہ 7 جنوری 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلود اسلم عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب آف حافظ آباد کی پہلی پوتی اور مکرم نصیر احمد مرحوم کی نواسی ہے۔اللہ تعالیٰ نیک، خادمہ دین اور باعمر بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

✪ مکرم تنویر احمد صاحب کارکن الفضل لکھتے ہیں کہ مکرم قریشی محمود احمد صاحب طاہر ریٹائرڈ فوجی آف دارالعلوم جنوبی مورخہ 29 جنوری 2004ء بروز جمعرات بعمر تقریباً 56 سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔نماز جنازہ بیت بشیر ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔تدفین عام قبرستان میں ہوئی۔قبر تیار ہونے پر مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔آپ نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔آمین

گمشدہ طلائی کانٹا

✪ ایک خاتون کا طلائی کانٹا عید کے روز بیت اقصیٰ میں گر گیا تھا۔جس کسی کو اس کے بارے میں علم ہو دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب۔18فروری

طلوع فجر۔ 5-23
طلوع آفتاب۔6-46
زوال آفتاب: 12-23
غروب آفتاب:5-59

ایک سے زائد مرتبہ سی ٹی سکین ہسپتالوں میں سر کی چوٹ لگنے کے بعد آنے والے بچوں کا سی ٹی سکین کرنے کی شرح بتدریج بڑھ رہی ہے جو کہ ان کی ذہنی صلاحیتوں کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔ اس بات کا انکشاف کیرولینکا انسٹی ٹیوٹ سٹاک ہام کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر پرل نے اپنی ریسرچ کے بعد کیا۔ برٹش میڈیکل جرنل میں چھپنے والے مضمون میں انہوں نے لکھا ہے کہ سی ٹی سکین میں استعمال ہونے والی شعاعوں کے ایک بار سے زائد استعمال سے ذہنی نشوونما رک جاتی ہے۔ یہ نتائج انہوں نے ایک سے زائد دفعہ سی ٹی سکین کروانے والے بچوں اور ناگاساکی وہیروشیما میں تابکاری اثرات سے متاثرہ افراد پر تجربات کے بعد اخذ کئے۔

پھلوں اور سبزیوں کی افادیت امریکہ کے طبی ماہرین نے کہا ہے کہ پھل اور سبزیاں امراض قلب اور کینسر کے خلاف مؤثر ہتھیار ہیں۔ امریکی جریدے نیوز ویک کی رپورٹ کے مطابق بعض طبی ماہرین ایسے برگر اور چپس کی تیاری میں مصروف ہیں جو دل کے امراض اور کینسر جیسی مہلک بیماری پر قابو پانے میں مدد گار ثابت ہونگے۔ اس کے برعکس دیگر ماہرین نے کہا ہے کہ بیماریوں کے خلاف صرف قدرتی غذا ہی ایسی چیز ہے جو بیماریوں کے خلاف اہم ہتھیار کا درجہ رکھتی ہے اور پھل سبزیاں بہت سے اجزاء کا مجموعہ ہوتی ہیں جن سے دل کے امراض اور کینسر پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

ایڈز کے مریض دنیا بھر میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 4 کروڑ 60لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

پیزا وزن بڑھاتا اور دل کی بیماریاں لاحق کرتا ہے پیزا کے استعمال کا رجحان امریکہ اور یورپ کے بعد ایشیائی ممالک میں بھی بہت بڑھ گیا ہے لیکن امریکہ کے ''سنٹر فار سائنس اینڈ پبلک انٹرسٹ'' (CSPI) میں ہونے والی بالکل جدید ریسرچ کے مطابق پیزا وزن بڑھاتا ہے اور اس طرح دل کی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ پیزا کے دو ٹکڑوں میں 1100 کیلوریز 3200 ملی گرام سوڈیم اور 66 گرام چکنائی ہوتی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کشمیر آئے تھے ایک کشمیری سول سرونٹ پرویز دیوان کی کشمیر کے نام سے حال ہی میں چھپنے والی کتاب میں لکھا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہم السلام خطہ کشمیر میں آئے تھے جہاں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد رہائش پذیر تھی۔ کشمیریوں اور یہودیوں کی مماثلت کے حوالے سے پرویز دیوان کا کہنا ہے کہ کشمیری زبان میں کئی عبرانی الفاظ پائے جاتے ہیں۔ یہودیوں کی بعض رسومات کھانے پینے کی عادات اور اعتقادات بھی ایک جیسے ہیں۔ کشمیریوں کا ناک خاص طور پر یہودیوں جیسا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کشمیر آمد کے سلسلے میں دیوان نے پیہران اور ملا نادری کی تاریخ کشمیر کے حوالے دیئے ہیں۔ لداخ میں ایک بدھ گپھا سے جو پرانے مسودات ملے ہیں ان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کشمیر میں سب سے پہلی کتاب راج ترنگی میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہاں آئے تھے۔ (بحوالہ خبریں 19 جنوری 2004ء)

وزن کم کرنے کا آسان طریقہ جرمن سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ زیادہ پانی پی کر آسانی وزن کم کیا جاسکتا ہے برلن کی ایک یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ 2 لیٹر پانی پیتے ہیں ان کی اوسطاً 150 کیلوری اسے ہضم کرنے میں خرچ ہو جاتی ہے۔ تحقیقاتی ٹیم نے خبردار کیا کہ گیس والا پانی اور تمام دوسرے مشروبات منفی نتائج کا باعث بن سکتے ہیں۔ سب سے مفید سادہ پانی ہے۔

مریخ سے بھجوائی جانے والی کلر تصاویر ناسکو کے خلائی مشن کے سربراہ نے کہا ہے کہ مریخ پر زندگی کے آثار معلوم کرنے کیلئے بھجوایا جانے والا ناسا کا تحقیقاتی مشن کامیابی سے نہ صرف مریخ پر اتر چکا ہے بلکہ ناسا نے وہاں بھجوائی جانے والی کلر تصاویر بھی کامیابی سے وصول کر لی ہیں۔ ناسا تحقیقاتی مشن پر 820 ملین ڈالر خرچ کئے گئے جبکہ اس کے مقابلہ میں عراق میں جنگ پر امریکہ نے اربوں ڈالر خرچ کئے۔

مریخ (Mars)

مریخ وہ سیارہ ہے جس پر چاند کے بعد سب سے زیادہ تحقیق کی گئی ہے۔ اس پر کئی خلائی جہاز اتارے جا چکے ہیں اور دیگر ذرائع سے بہت کافی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ چونکہ کئی لحاظ سے یہ ہماری زمین سے مماثلت رکھتا ہے اس لئے پہلے یہ کافی حد تک مقبول خیال تھا کہ یہاں زندگی کسی نہ کسی شکل میں ضرور موجود ہوگی۔ اس پر کسی زمانہ میں کئی دریاؤں کے بہنے کے راستے پائے جاتے ہیں۔ اس کے شمالی اور جنوبی قطبین پر زمین کے قطبین کی طرح برف کے پہاڑ جمے ہوئے ہیں اس کی زمین کے نیچے پانی جمی ہوئی صورت میں موجود ہے۔ زمین کی طرح اس پر اکثر ہواؤں کے تیز طوفان چلتے رہتے ہیں۔ یہاں کا دن زمین کے 24 گھنٹہ کے دن سے ذرا بڑا ہوتا ہے۔ یہاں زمین کی طرح باقاعدہ موسم پیدا ہوتے اور ادلتے بدلتے رہتے ہیں۔ یہ اپنے خوبصورت سرخی مائل مالٹا رنگ کی وجہ سے سرخ سیارہ کے نام سے مشہور ہے یہ رنگ اس کی فولاد سے بھرپور سرخ رنگ کی مٹی کی وجہ سے ہے جو میدانی علاقوں میں نرم اور بھربھری ہے لیکن اکثر علاقہ پتھریلی چٹانوں سے بھرا پڑا ہے۔ اس کی اوپر کی فضا ہماری زمین کی فضا کا محض 1/100 حصہ ہے جس کی وجہ سے دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہے۔ زمین سے کافی چھوٹا ہے۔ اس کا قطر 4200 میل ہے۔ سورج سے زیادہ سے زیادہ فاصلہ 15 کروڑ 49لاکھ میل اور کم سے کم 12 کروڑ 85 لاکھ میل ہے۔ اس کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کے لئے 10 ہزار 8 سو میل فی گھنٹہ کی رفتار درکار ہے۔ اس کی سورج کے گرد مدار کی گردش 687 دنوں میں جب کہ اپنے محور کے گرد گردش 24 گھنٹہ 37 منٹ میں مکمل ہوتی ہے۔ اس کے گرد زمین کے چاند کی طرح دو چاند گردش کرتے ہیں جو بہت ہی چھوٹے ہیں ان میں سے ایک کا قطر 14 میل کا اور دوسرے کا صرف 6 میل کا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ چاند کسی زمانہ میں مریخ سے باہر کی پٹی میں گھومنے والے Astroids میں سے تھے جو شہاب ثاقب کی طرح مریخ کے دائرہ کشش میں آجانے کی وجہ سے اس کے گرد گردش کرنے لگے۔

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں
عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔ نیز گاڑیاں بھی کرایہ پر دستیاب ہیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ فون دکان :211584

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

جسم پر پتلے پتلے چھلکے
ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:
''بعض دفعہ مچھلی کی طرح جسم پر پتلے پتلے چھلکے سے نکل آتے ہیں جو بہت بھیانک ہوتے ہیں۔ آرسنک میں بھی یہ علامت ہے۔ اگر ان میں بدبو بھی ہو تو آرسنک اور سورائنم دونوں اس کی بہترین دوائیں ثابت ہوسکتی ہیں''۔ (صفحہ:91)

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل:0333-5131261

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

سی پی ایل نمبر 29